



سوال

ایسے پائپ کو استعمال کرنے کا کیا حکم ہے جس میں چوہے مرے ہوئے تھے، اس پائپ کو صاف کر لیا گیا لیکن بدلو اب بھی باقی ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دو رو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اگر چوہے کسی پائپ میں مرجائیں اور ان کے مردہ جسموں سے کچھ نکل کر پائپ کو لگ جائے، یا چوہوں کے جسم کا کوئی حصہ تحلیل ہو جائے تو یہ پائپ نجس ہو جائے گا۔

پھر اگر پائپ کو پاک پانی سے دھویا جائے، یا پانی کے علاوہ کسی بھی مائع سے۔ اس بنیاد پر دھویا جائے کہ پانی کے علاوہ مائع بھی نجاست زائل کرنے کے لیے کافی ہوگا۔ اس طرح دھویا جائے کہ نجاست کے اثرات یعنی رنگ، بو اور ذائقہ باقی نہ رہیں تو یہ پائپ پاک ہو جائے گا۔

اور اگر پائپ کو اچھی طرح دھونے اور نجاست کو زائل کرنے کے بعد بھی بدبو ختم نہ ہو تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا پانی کے علاوہ دیگر جراثیم کش محلول وغیرہ استعمال کرنا واجب ہے؟

اس بارے میں اختلاف ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ "المجموع" (594/2) میں کہتے ہیں :

"اگر صرف بدبو باقی رہ جائے اور اسے ختم کرنا بھی مشکل ہو جیسے کہ شراب کی بو، برسام کی بیماری میں مبتلا شخص کا پشاب، اور مخصوص جانوروں کا فضلہ وغیرہ تو اس حوالے سے دو موقف ہیں، صحیح ترین موقف کے مطابق وہ پاک ہوگا۔۔۔

اور اگر بدبو کے ساتھ رنگت بھی باقی ہو تو صحیح موقف کے مطابق پاک نہیں ہوگا، رافعی رحمہ اللہ نے اس میں توجیہ بھی پیش کی ہے۔

جبکہ تتمہ کے مولف کہتے ہیں : اگر نجاست کو صرف پانی سے زائل کرنا ممکن نہ ہو اثنان [صفائی ستھرائی کے لیے استعمال کی جانے والی جڑی بوٹی] وغیرہ کے ذریعے نجاست زائل ہو سکتی ہو تو اثنان استعمال کرنا واجب ہے۔

مذکورہ جن صورتوں میں ہم نے رنگت اور بو کے باقی رہنے پر بھی طہارت کا حکم لگایا ہے : تو وہ حقیقی طور پر ظاہر ہی ہے، اور یہی وہ صحیح موقف ہے جو جمہور کے ہاں قطعی ہے۔ اور تتمہ میں یہ توجیہ ذکر کی گئی ہے کہ : یہ معمولی نجاست قابل درگزر ہو سکتی ہے۔ لیکن ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے۔" ختم شد

علامہ خطاب رحمہ اللہ "مواہب الجلیل" (163/1) میں خلیل رحمہ اللہ کی عربی عبارت : { مع زوال طعمہ، لالون وریح عسرا } کی شرح میں کہتے ہیں :

"اگر نجاست کا ذائقہ باقی رہا تو وہ پاک نہیں ہوگی؛ کیونکہ ذائقے کا باقی رہ جانا نجاست کے باقی رہ جانے کی دلیل ہے، اس لیے ذائقے کا زائل کرنا بھی ضروری ہے چاہے اس کے لیے کچھ مشقت ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

خلیل رحمہ اللہ کے قول { لالون وریح } دونوں کا عطف زوال پر ہے، اور اس صورت میں مضاف مقدر ہوگا تو اصل عبارت یوں ہوگی : { لالون وریح عسرا }۔ مطلب یہ ہوگا کہ : نجاست لگی ہوئی جگہ اس طرح پاک ہو جائے گی بشرطیکہ نجاست کا ذائقہ زائل ہو جائے، اس نجاست لگی جگہ کے پاک ہونے کے لیے رنگت یا بو کا زائل ہونا لازمی نہیں ہے اگر ان دونوں کو زائل کرنا مشکل ہو۔ چنانچہ اگر ان دونوں کو زائل کرنے میں کسی مشقت کا سامنا نہ ہو تو پھر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی باقی ہوئی تو وہ جگہ پاک نہیں ہوگی۔

رنگت کا باقی رہنا بدلو کے باقی رہنے سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

"الجواہر" میں ہے کہ اگر دیکھنے میں عین نجاست زائل ہونے کے بعد بھی ذائقہ باقی رہے تو جگہ نجس ہی رہے گی؛ کیونکہ ذائقے کا وجود عین نجاست کے باقی رہنے کی دلیل ہے۔

اسی طرح اگر رنگت اور بدلو باقی ہو اور انہیں پانی کے ذریعے زائل کرنا ممکن بھی ہو تب بھی وہ نجس ہے۔

لیکن اگر رنگت اور بدلو کو پانی سے زائل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر یہ قابل درگزر ہے، اور جگہ پاک ہوگی۔

مزید "الذخیرۃ" میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا: یہ قابل درگزر بالکل اسی طرح ہے جیسے استنجا کرتے ہوئے اگر ہاتھ یا نجاست والی جگہ سے بدلو کو زائل کرنا مشکل ہو تو وہ بھی قابل درگزر ہوتا ہے۔

نوٹ :- :- :-

دوسرا نوٹ: نجاست کو زائل کرنے کا معتبر ذریعہ: پانی کے ساتھ زائل کرنا ہے، جیسے کہ یہ بات "الجواہر" کی بات: "انہیں پانی کے ذریعے زائل کرنا ممکن بھی ہو" سے سمجھی جاسکتی ہے؛ لہذا اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر رنگت یا بدلو کو پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے زائل کرنا ممکن ہو تو اسے کسی اور چیز سے زائل کرنا واجب نہیں ہے۔ یہی بات صحیح ہے، اسی طرح کا موقف ابن العربی اور ابن الحاجب کی گفتگو میں بھی ملتا ہے۔

اور اگر رنگت اور بدلو کو اشناں سے زائل کرنا ممکن ہو، یا صابن وغیرہ سے تو ظاہر یہی ہے کہ انہیں استعمال کرتے ہوئے رنگت اور بدلو کو زائل کرنا واجب نہیں ہے۔ شافعی فقہانے کرام کا اس حوالے سے کچھ اختلاف ہے۔

حالانکہ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا کی حدیث جو کہ لیے خون کے بارے میں ہے جسے زائل کرنا مشکل ہو رہا ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہیں پانی ہی کافی ہے، اور اس کے اثرات آپ کے لیے نقصان دہ نہیں ہیں۔) اس حدیث کو مسند احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ تو یہاں بدلو کو رنگت پر قیاس کیا گیا ہے اور علت مشترکہ مشقت ہے۔ "ختم شد"

داعی فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (6/210) میں ہے کہ:

"جو نجاست آپ کے کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی تھی اسے آپ نے دھویا اور نجاست زائل ہو گئی، تو پھر آپ نے ان میں نماز پڑھی تو آپ کی نماز صحیح ہے، آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز بھی صحیح ہے، اگر عین نجاست زائل ہو چکا ہو لیکن کچھ بوا بھی باقی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

الشیخ عبداللہ غدیان، الشیخ عبدالرزاق عقیفی، الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ "ختم شد"

واللہ اعلم

الاسلام سوال و جواب

438695